

جاہل پیروں جعلی صوفیوں اور بد مذہب سیدوں کا رد

• بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ *

الصَّلٰوۃ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَبِكَ يَا
حَبِیْبَ اللّٰهِ

الصَّلٰوۃ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ
وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَبِكَ يَا نُورَ
اللّٰهِ

سب سے پہلے دیوبندیوں اور وہابیوں کے ایک بے ایمانی اعتراض کا جواب دیتا چلوں کچھ عرصہ قبل ایک دیوبندی شخص نے مجھ سے مخاطب ہو کر جاہلوں کی خرافات پیری مریدی اور مزاروں پر موجودہ گندی رسمیں مسلک اہلسنت بریلویوں کی طرف کر کے کہا ہے کہ تم بریلویوں نے مزارات پر کتنی بری بدعتیں ایجاد کر رکھی ہیں اور پیری مریدی کا دھندا کھول رکھا ہے پھر اس دیوبندی نے سوشل میڈیا کے حوالے سے کچھ جاہل ننگے نقلی لامذہب شیطانی صفت نما پیروں کی تصاویر اور ویڈیوز سینڈ کر کے اعتراض کیا کہ سنیوں کے پیر اور انکے مرید ایسے ہوتے ہیں "معاذ اللہ"

اور الحمد للہ میں نے اسکے جواب میں ایک لاجواب تحریر کتابی شکل میں لکھی جسکا نام رکھا "مزارات پر خرافات اور فعل جہلاء کا رد" جسمیں میں نے سینکڑوں دلائل سے خلاف شرع تمام امور کو اہلسنت کی متعدد کتابوں سے مردود ہونا ثابت کیا اور جب اس دیوبندی کو میں نے وہی تحریر جواب میں پیش کی تو اس جاہل نے بنا پڑھے ہی دوسرا جاہلانہ اعتراض کر دیا کہ "یہ تمام غلط کام بریلوی ہی کیوں کرتے ہیں اسکی کیا وجہ ہے اگر جہالت کی وجہ سے کرتے ہیں تو کیا پوری دنیاں میں جاہل صرف بریلوی ہیں

اب اس تحریر میں سب سے پہلے دیوبندی کے اس اعتراض کا جواب تحریر خدمت ہے حیرت کی بات تو یہ ہے کہ دیوبندی نے اپنے اعتراض میں یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ گویا اعلیٰ حضرت سے پہلے تمام مسلمان مزارات پر موجودہ خرافات اور منکرات شرعیہ و لہو و لعب سے بالکل پاک تھے اور جب اعلیٰ حضرت پیدا ہوئے تو انہوں نے لوگوں کو یہ تعلیم دی اور پھر یہ تمام خلاف شرع امور لوگوں میں رائج ہوئے معاذ اللہ اور دیوبندیوں نے مسلک اعلیٰ حضرت اہلسنت بریلویوں کو بدعتی کہہ کر انکو ایک نیا فرقہ بتایا جس پر انکی کتابیں شاہد ہیں جیسے "رضا خانی مذہب اور بریلوی نیا فرقہ" وغیرہ اور اس سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ دیوبندی وہابی قدیم فرقہ ہے اور نبی علیہ السلام و صحابہ کرام کے طریقے پر ہیں۔ جبکہ یہ صرف دیوبندیوں اور وہابیوں کی خوش فہمی اور ہٹ دھرمی ہے کیونکہ جس سابقہ دیوبندی سعید احمد نے جھوٹ بولا تھا اور رضا خانی مذہب کتاب لکھی تھی وہ توبہ کر کے سنی حنفی بریلوی بن گیا ہے اور اس نے اپنی تمام کتابیں جو بریلویوں کے رد میں تھیں سب کو جھوٹی قرار دے کر منسوخ قرار دے دیا ہے اور کہا ہے کہ اب میری کسی کتاب سے بھی دیوبندی حوالہ پیش نہیں کر سکتے میں ان کتابوں کو رد کرتا ہوں۔ اب مزے کی بات یہ ہے کہ مصنف رضا خانی مذہب نے تو توبہ کر لی مگر اس کتاب پر تقریظ لکھنے والے اس کی تصدیق کرنے والے دیوبندی اب تک تائب نہیں ہوئے اور بڑی بے شرمی سے دیوبندی حضرات ہمارے خلاف اس کتاب کے جھوٹ بطور حجت پیش کرتے ہیں سچ فرمایا ہے کسی نے کہ بے حیا باش و ہرچہ خواہی کن اور حضور نے فرمایا کہ بے حیا بن جا پھر جو چاہے کر اور وہابیوں کی بے حیائی کا کیا کہنا کہ خود انکے ملائوں نے اس بات کو تسلیم کیا کہ امام احمد رضا خان بریلوی قدیم مسلک سنی حنفی تھے اسکی گواہی ثناء اللہ امرتسری نے دی شمع توحید میں اور سلیمان ندوی نے دی حیات شبلی میں اور شیخ محمد اکرام نے موج کوثر میں دی ہے اسکے علاوہ عبدالحی علی ندوی نے نزہۃ الخواتر میں دی ہے اس سے یہ بات تو ثابت ہوگئی کہ دیوبندیوں کو خود بھی اقرار ہے کہ بریلوی مسلک بنا نہیں ہے بلکہ ہمیشہ سے اصحاب رسول کے طریقے پر چلنے والا ناجی فرقہ ہے اب آتے ہیں مزارات پر خرافات کے حوالے سے کہ یہ بدعات اعلیٰ حضرت نے نہیں ایجاد کی ہیں بلکہ یہ ہمیشہ ہر دور میں جہلاء کا شعار رہا ہے اور مزارات پر جعلی پیروں اور جاہل لوگوں کی خرافات کا ہونا بہت پہلے سے ہے اس میں اعلیٰ حضرت کا یا ان اولیاء کرام کا کوئی قصور نہیں وہ تو خود اس طرح

کی غیر شرعی حرکات سے دور تھے انکی تعلیمات تو قرآن و سنت کے عین مطابق تھی حضور داتا علی جویریؒ کشف المحجوب میں فرماتے ہیں کہ جب زمانے کے دنیا دار لوگوں نے دیکھا کہ نقلی صوفی پائوں پر تھرتھرتے، گانا سنتے اور بادشاہوں کے دربار میں جا کر ان سے مال و منال کے حصول میں حرص و لالچ کا مظاہرہ کرتے ہیں، درباری دیکھتے ہیں تو وہ ان سے نفرت کرتے ہیں اور تمام صوفیوں کو ایسا ہی سمجھ کر سب کو برا کہنے لگتے ہیں کہ ان کے یہی طور و طریق ہوتے ہیں اور پچھلے صوفیاء کا حال بھی ایسا ہی تھا حالانکہ وہ حضرات ایسی لغویات سے پاک و صاف تھے وہ اس پر غور و فکر نہیں کرتے یہ زمانہ دین میں سستی و غفلت کا ہے کشف المحجوب صفحہ 69 شبیر برادرز لاہور

نمبر 1۔ دیوبندیوں اب کیا کہو گے کہ داتا علی جویری سے پہلے بھی سب لوگ بریلوی تھے نمبر 2۔ داتا علی جویری کے زمانے میں بھی یہ لغویات موجود تھیں کیا دیوبندیوں کے نزدیک داتا علی جویری بھی بدعتی تھے کیا انکی بھی یہی تعلیمات تھیں کیا وہ ولی نہیں تھے جس طرح اعلیحضرت پر دیوبندی فتویٰ لگاتے ہیں ذرا ادھر بھی جرات کریں نمبر 3۔ جس طرح داتا صاحبؒ نے فرمایا کہ لوگ نقلی صوفیوں کو دیکھ کر تمام صوفیوں کو نقلی صوفیوں کی طرح برا سمجھنے لگتے ہیں یہی حال دیوبندیوں اور وہابیوں کا بھی ہے کہ وہ کچھ جاہلوں کی وجہ سے تمام اہلسنت پر تہمت لگاتے ہیں اور مزارات اولیاء سے بغض رکھتے ہیں۔ اللہ پناہ دے ان شر پسندوں سے

نمبر 4۔ اعلیحضرت کی وفات 1340ھ میں ہوئی اور داتا علی جویری کی قریباً 456ھ ہے تو اعلیحضرت سے قریباً 884 سال پہلے بھی بقول داتا صاحب کے جعلی پیری مریدی کا سلسلہ چالو تھا اور ان میں تمام لغویات گانا بجانا وغیرہ موجود تھا اور فرماتے ہیں کہ یہ زمانہ دین میں سستی و غفلت کا ہے جب 884 سال پہلے داتا صاحب نے لکھا کہ یہ زمانہ دین میں سستی اور غفلت کا اس وجہ سے داتا صاحب کے زمانے میں لغویات و خرافات موجود تھیں تو دیوبندیوں ذرا سوچ کر بتائو کہ آج کے اس زمانے میں اس پر فتن دور میں بنسبت داتا صاحب کے دور کے کتنی جہالت پھیل چکی ہے کتنی بے حیائی بڑھ چکی ہے تو اس دور میں خلاف شرع امور کا ہونا کوئی انوکھی بات نہیں ہے۔

امام ابن حجر ہیتمی مزارات پر خرافات کے حوالے سے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے آخر میں لکھتے ہیں کہ سائل نے مزارات پر ہونے والی جن خرافات کی طرف اشارہ کیا ہے اس کے سبب مزار کو جانے کو نہیں چھوڑا جاسکتا بلکہ انسان پر لازم ہے کہ وہ ان مزارات پر ہونے والی بدعات کا انکار کرے اور اس کو ختم کرنے کی کوشش کرے الفتاویٰ الفقیۃ الکبریٰ کتاب الصلوٰۃ باب الجنائز جلد 2 صفحہ 24 المکتبۃ الاسلامیہ۔

علیٰ حضرت بزرگان دین کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ

ایک بار حضرت محبوب الہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے عرض کی آجکل بعضے خانقاہ دار درویشوں نے مزامیر کے مجمع میں وجد کیا۔ فرمایا:

اچھا نہ کیا جو بات شرع میں ناروا ہے وہ کسی طرح پسندیدہ نہیں۔

سیر الاولیاء باب نہم مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان اسلام آباد ص ۵۳۰

کسی نے عرض کی کہ جب وہ لوگ وہاں سے باہر آئے ان سے کہا گیا کہ تم نے یہ کیا کیا وہاں تو مزامیر تھے تم نے وہاں جا کر کیوں قوالی سنی اور وجد کیا، وہ بولے ہم ایسے مستغرق تھے کہ ہمیں مزامیر کی خبر نہ ہوئی، حضرت شیخ المشائخ نظام الحق والدین نے فرمایا:

یہ جواب بھی محض مہمل ہے سب گناہوں میں یہی حیلہ ہو سکتا ہے۔

سیر الاولیاء باب نہم مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان اسلام آباد ص ۵۳۱

علیٰ حضرت فرماتے ہیں دیکھو کیسا قاطع جواب ارشاد ہوا۔ آدمی شراب پئے اور کہہ دے کمال

استغراق کے سبب ہمیں خبر نہ ہوئی کہ شراب ہے یا پانی، زنا کرے اور کہہ دے ہمیں تمیز نہ ہوئی کہ جو رو ہے یا بیگانی۔ فتاویٰ رضویہ جلد 21 ص 562

اب ذرا وہابی دیوبندی انصاف کی نظر سے دیکھیں کہ جن لغویات کو وہ امام احمد رضا کی طرف تھوپتے ہیں اسی امام احمد رضا نے ان لغویات و خرافات کا کسطرح رد فرمایا ہے۔
مزید اگلے صفحے پر لکھتے ہیں کہ

ایک بار کسی نے عرض کی کہ فلاں موضع میں بعض یاروں نے مجمع کیا اور مزامیر وغیرہ حرام چیزیں ہیں، حضرت سلطان المشائخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

میں نے منع فرمادیا ہے کہ مزامیر و محرمت درمیان نہ ہوں، ان لوگوں نے اچھا نہ کیا۔

فتاویٰ رضویہ جلد 21 ص 563

اب دیوبندی کیا کہیں گے کہ حضرت سلطان المشائخ کے منع کرنے کے بعد بھی لوگ منکرات شرعیہ سے بعض نہ آئے تو اسمیں پیر صاحب کا قصور ہے یقیناً آپ کا قصور نہیں ہے کیونکہ آپ نے تو واضح رد فرمایا ہے ٹھیک اسی طرح ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ علمائے اہلسنت نے ہمیشہ سے منکرات شرعیہ کا رد فرمایا ہے ہمارے بزرگوں کی یہ تعلیم ہر گز نہیں ہے جو آج کل جہلاء میں رائج ہے مسلک اعلیٰحضرت اس سے بالکل بری ہے۔

لہذا مزارات پر اگر بعض جاہل لوگ غیر شرعی حرکات کرتے ہیں تو ہر گز اسکا یہ حل نہیں کہ سنیت کو چھوڑ کر نجدی ہو جائیں یا اس مزار کو شہید کیا جائے اگر کسی نجدی کا باپ بے نمازی ہوگا تو کیا نجدی اسکی اصلاح کرے گا یا اپنا باپ بدل لے گا یا اس باپ ہی کو مار دے گا؟ جس طرح امام ابن حجر نے ان منکرات کا رد فرما کر عمل مستحب کو جائز و رواں رکھنے کا حکم دیا ٹھیک اسی طرح اعلیٰحضرت نے بھی تمام منکرات شرعیہ کا رد فرما کر مزارات اولیاء سے صحیح عقیدت رکھنے کی تعلیم دی ہے مگر وہابی اپنے کفر کو چھپانے کیلئے اعلیٰحضرت پر وہ الزام لگاتے ہیں جسکا اعلیٰحضرت سے کوئی تعلق ہی نہیں بلکہ امام اہلسنت اور علمائے اہلسنت نے ان تمام لغویات کا بڑی شد و مد سے رد فرمایا ہے۔ اس پر میں الحمد للہ پہلے کتاب لکھ چکا ہوں جس بھائی کو ضرورت ہو مجھ سے اس نمبر پر رابطہ کر کے مانگ سکتا ہے پی ڈی ایف میں 03423111899 - جو کہ میرے ٹیلی گرام چینل

"تحقیق" پر بھی

مزارات پر خرافات اور فعلِ جہلاء کار۔ کے نام سے موجود ہے
اب میں آتا ہوں اپنے اصل موضوع کی طرف کہ کس طرح علمائے اہلسنت نے جعلی صوفیوں اور جعلی
پیروں عاملوں اور بد مذہب سیدوں وغیرہ کا ردِ تبلیغ کیا ہے

پیر کیسا ہونا چاہئے ؟

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی نے پیر کی چار شرائط بیان فرمائی ہیں ۔
(1) سنی صحیح العقیدہ ہو۔ (2) اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضروریات کے مسائل کتابوں سے نکال سکے۔
(3) فاسق معلن نہ ہو یعنی اعلانیہ گناہ نہ کرتا ہو۔ (4) اس کا سلسلہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم تک متصل یعنی ملا ہوا ہو۔ فتاویٰ رضویہ ، ج ۲۱ ، ص ۶۰۳،

ان چاروں میں سے ایک بھی شرط نہ پائی جائے تو اس سے بیعت جائز نہیں ہے اور ایسا شخص پیر
ہونے کے قابل نہیں ہے۔ اگر کسی نے ایسے شخص سے بیعت کی ہے تو اس کی بیعت صحیح نہیں
اسے چاہیے کہ ایسے شخص سے بیعت کرے جس میں یہ چاروں شرطیں پائی جاتی ہوں ۔
لیکن ہمارے اس معاشرے میں جاہل پیروں اور شیطانی صفت صوفیوں نے لوگوں میں علماء کرام
کے بارے میں بغض بھر رکھا ہے جب علماء انکی اصلاح کیلئے جعلی پیروں کا رد کرتے ہیں تو جاہل
عوام خاص کر کے سنی عوام علماء کے مخالف آکر انکو گالیاں دینے شروع ہو جاتے ہیں اور اپنی آخرت
برباد کرتے ہیں۔

یہاں پیر کے کامل ہونے کیلئے مرید کا جاہل ہونا ضروری ہے جتنا بڑا جاہل مرید ہوگا پیر اتنا ہی بڑا
کرنی دا اور پہنچا ہوا ہوگا۔ ہمارے معاشرے میں اکثر جاہل پیروں میں مذکورہ شرائط نہ پائے جانے کی
وجہ سے وہ لوگ اپنے مریدوں کو شریعت و طریقت کو دو الگ راہیں بتا کر اپنا مرید بنا لیتے ہیں اور
پھر انکو گمراہ اور کنگال کرتے رہتے ہیں جبکہ شریعت و طریقت جدا نہیں ہیں مفتی امجد علی اعظمی
نے بہار شریعت کے حصہ اول ص 265 پر بحوالہ اعلیٰ حضرت لکھا کہ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد
دین ملت امام احمد رضا خان ارشاد فرماتے ہیں : ”حاشا! نہ شریعت و طریقت دو راہیں ہیں نہ اولیاء
کبھی غیر علماء ہو سکتے ہیں ، علامہ مناوی ”شرح جامع صغیر“ پھر عارف باللہ سیدی عبد الغنی نابلسی
”حدیقہ ندیہ“ میں فرماتے ہیں : امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں : علم الباطن لا یعرفہ الا
من عرف علم الظاہر [”الحدیقہ الندیہ“، النوع الثانی، ج ۱، ص ۱۶۵]

علم باطن نہ جانے گا مگر وہ جو علم ظاہر جانتا ہے، امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں : وما اتخذ الداء ولياً جاهلاً، اللہ نے کبھی کسی جاہل کو اپنا ولی نہ بنایا، یعنی بنانا چاہا تو پہلے اسے علم دے دیا اسکے بعد ولی کیا کہ جو علم ظاہر نہیں رکھتا علم باطن کہ اسکا ثمرہ و نتیجہ ہے کیونکر پاسکتا ہے “

”فتاویٰ رضویہ“، ج ۲۱، ص ۵۳۰۔ اور اسی صفحہ 265 پر مفتی صاحب فرماتے ہیں کہ ولایت ایک قربِ خاص ہے کہ مولیٰ عزوجل اپنے برگزیدہ بندوں کو محض اپنے فضل و کرم سے عطا فرماتا ہے۔ اور ولایت بے علم کو نہیں ملتی، (4) خواہ علم بطورِ ظاہر حاصل کیا ہو، یا اس مرتبہ پر پہنچنے سے پیشتر اللہ عزوجل نے اس پر علوم منکشف کر دیے ہوں۔ ص 265

علیحضرت لکھتے ہیں کہ جس حقیقت کو شریعت رد کر دے وہ حقیقت نہیں بے دینی ہے۔ فتاویٰ

رضویہ جلد 21 ص 546

پھر آپ نے حضرت جنیدؒ کا ارشاد نقل فرمایا کہ شریعت کی پرواہ نہ کرنے والے جعلی صوفیاء سے چور اور زانی بہتر ہیں۔ ص 546 ذرا غور کریں کہ چور کی سزا شریعت میں ہاتھ کاٹنا ہے اور زناہ کا قتل کیونکہ اللہ تعالیٰ نے شرک کے بعد زنا کو گناہ کبیر بیان فرمایا ہے اور حضرت جنیدؒ نے جعلی صوفیوں کو ان دونوں سے بدتر بتایا ہے کیونکہ زانی جسم و عزت کا دشمن ہے اور چور مال و دولت کا مگر جاہل صوفی سب سے بڑا دشمن یعنی دین و ایمان اور شریعت محمدی کا دشمن ہے تو اسکی سزا کیا ہونی چاہیے؟

احکام شرع کی پابندی نہ کرنے والا زندیق ہے اور اسکے ہاتھ پر ظاہر ہونیوالے خوارق عادات

مکرواستدراج ہیں۔ ص 546

مدعی تصوف اگر شریعت و طریقت کو جدا بتائے تو دروغ گو اور لاف زن ہے۔ ص 548

سوبات کی ایک بات یہ ہے کہ ولی کا علم کتاب و سنت سے باہر نہ جائے گا۔ ص 549

علیحضرت لکھتے ہیں کہ بالجملہ شریعت کی حاجت ہر مسلمان کو ایک ایک سانس ایک ایک پل ایک ایک لمحہ پر مرتے دم تک ہے اور طریقت میں قدم رکھنے والوں کو اور زیادہ کہ رام جس قدر باریک اس قدر ہادی کی زیادہ حاجت ولہذا حدیث میں آیا حضور سیدی عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بغیر فقہ کے عبادت میں پڑنے والا ایسا ہے جیسا کہ چکی کھینچنے والا گدھا کہ مشقت جھیلے اور نفع کچھ نہیں (اسے ابو نعیم نے حلیہ میں واثلہ بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ترجمہ ۳۱۸ خالد بن معدان دارالکتب العربی بیروت ۵ / ۲۱۹۔ فتاویٰ رضویہ جلد 21 ص 527

امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں: دو شخصوں نے میری پیٹھ توڑ دی (یعنی وہبلائے بے درماں ہیں) جاہل عابد اور عالم جو علانیہ بیباکانہ گناہوں کا ارتکاب کرے۔ اعلیٰ حضرت نے لکھا کہ اولیائے کرام فرماتے ہیں صوفی جاہل شیطان کا مسخرہ ہے۔ اسی لئے حدیث میں آیا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ ایک فقیہ شیطان پر ہزاروں عابدوں سے زیادہ بھاری ہے (اسے ترمذی اور ابن ماجہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔ جامع الترمذی ابواب العلم باب ماجاء فی فضل الفقہ علی العبادۃ امین کمپنی دہلی ۲ / ۹۳، سنن ابن ماجہ باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۲۰۔

بے علم مجاہدہ والوں کو شیطان انگلیوں پر نچاتا ہے منہ میں لگام، ناک میں نکیل ڈال کر جدھر چاہے بھینچے پھرتا ہے "وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا" (۱۰۴)۔ اور وہ اپنے جی میں سمجھتے

ہیں کہ ہم اچھا کام کر رہے ہیں۔ ص 528

لوگوں کو گمراہ کرنے والے گمراہ پیروں کے متعلق اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ

گمراہ اور گمراہی کی طرف بلانے والا وارث نبی نہیں نائب الیہ ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ ص 530۔ اعلیٰ حضرت عالم کے علم کی فضیلت بیان کرتے ہیں کہ جو عالم شریعت ہو مگر اپنے علم پر عمل نہ ہو صرف اسکے علم کی وجہ سے شریعت میں اسکا کیا مقام و مرتبہ ہے چنانچہ ایک حدیث کے تحت لکھتے ہیں کہ عالم شریعت اگر اپنے علم پر عامل بھی ہو چاند ہے کہ آپ ٹھنڈا اور تمھیں روشنی دے ورنہ شمع ہے کہ خود جلے مگر تمھیں نفع دے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: کہ اس شخص کی مثال جو لوگوں کو خیر کی تعلیم دیتا ہے اور اپنے آپ کو بھول جاتا ہے اس فتیلہ کی طرح ہے کہ لوگوں کو روشنی دیتا ہے اور خود جلتا ہے اس کو بزار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور طبرانی نے حضرت جنید بن عبد اللہ ازدی اور حضرت ابوہریرہ السلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بسند حسن روایت کیا۔ (ت)

الترغیب والترہیب بحوالہ الطبرانی والبرزاز مصطفیٰ البابی مصر ۱ /

۲۷-۱۲۶ و ۳/۲۳۵ ص 531۔ اسی طرح ایک اور روایت نقل کی کہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جب آدمی قرآن مجید پڑھ لے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیثیں جی بھر کر حاصل کرے اور اس کے ساتھ طبیعت سلیقہ دار رکھتا ہو تو وہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے نائبوں سے ایک ہے۔ (اسے امام رافعی نے اپنی تاریخ میں ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔ ت)۔ کنز العمال بحوالہ الرافعی فی تاریخہ حدیث ۲۸۶۹۲ موسسة الرسالہ بیروت ۱۰/۱۳۸۔ اسی حدیث کے تحت اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ دیکھو حدیث نے وارث تو وارث خلیفۃ الانبیاء ہونے کے لئے صرف تین شرطیں مقرر فرمائیں قرآن وحدیث جانے اور ان کی سمجھ رکھتا ہو، خلیفہ ووارث میں فرق ظاہر ہے آدمی کی تمام اولاد اس کی وارث ہے مگر جانشین ہونے کی لیاقت ہر ایک میں نہیں۔ پھر آگے قرآن کی آیات سے مزید دلائل دیکر فرمایا کہ: ظاہر ہے کہ یہ سب اوصاف علمائے شریعت میں ہیں تو وہ ضرور ربانی ہیں۔ پھر آگے مزید احادیث بیان کر کے علماء کرام کو شیطان کہنے والوں کے متعلق فرماتے ہیں کہ: جبکہ اللہ عزوجل علمائے شریعت کو اپنا چنا ہوا بندہ کہتا ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انھیں اپنا وارث اپنا خلیفہ انبیاء کا جانشین بتاتے ہیں تو انھیں شیطان نہ کہے گا مگر ابلیس یا اس کی ذریت کا کوئی منافق خبیث یہ میں نہیں کہتا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: کہ **تین شخصوں کے حق کو ہلکانہ جانے گا مگر منافق منافق بھی کون سا کھلا منافق۔ ایک بوڑھا مسلمان جسے اسلام ہی میں بڑھاپا آیا، دوسرا عالم دین، تیسرا بادشاہ مسلمان عادل، (اس کو ابوالشیخ نے تونیخ میں جابر سے اور طبرانی نے کبیر میں ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بسند حسنہ الترمذی فی غیر هذا الحدیث۔ المعجم الکبیر عن ابی امامہ حدیث ۷۸۱۸ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۸/۲۳۸، کنز العمال بحوالہ ابی الشیخ فی التونیخ حدیث ۴۳۸۱۱ موسسة الرسالۃ بیروت ۱۶/۳۲۔ ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: لوگوں پر زیادتی نہ کرے گا مگر ولد الزنا یا وہ جس میں اس کی کوئی رگ ہو۔ (اسے طبرانی نے کبیر میں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔)**

مجمع الزوائد بحوالہ الطبرانی کتاب الخلافۃ باب فی عمال السوانح دارالکتب بیروت ۵/۲۳۳ و ۶/۲۵۸، کنز العمال بحوالہ طب حدیث ۱۳۰۹۳ موسسة الرسالہ بیروت ۵/۳۳۳۔

جب عام لوگوں پر زیادتی کے بارے میں یہ حکم ہے پھر علماء کی شان ارفع واعلیٰ ہے بلکہ حدیث

میں لفظ ناس فرمایا، اور اس کے سچے مصداق علماء ہی ہیں۔ امام حجتہ الاسلام محمد غزالی قدس سرہ العالی احياء العلوم میں فرماتے ہیں: سئل ابن المبارک من الناس فقال العلماء یعنی ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تلمیذ رشید عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ حدیث وفقہ و معرفت و ولایت سب میں امام اجل ہیں ان سے کسی نے پوچھا کہ ناس یعنی آدمی کون ہیں، فرمایا: علماء۔

امام غزالی فرماتے ہیں: "جو عالم نہ ہو امام ابن المبارک نے اسے آدمی نہ گنا اس لئے کہ انسان اور چوپائے میں علم کا فرق ہے، احياء العلوم کتاب العلم الباب الاول مطبعة المشد الحسینی قاہرہ ۱/۷ ان سب دلائل کے بعد اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ: بیانات بالا سے واضح ہے کہ علمائے شریعت ہر گز طریقت کے سد راہ نہیں بلکہ وہی اس کے فتح باب اور وہی اس کے نگاہبان راہ ہیں، ہاں وہ طریقت جسے بندگان شیطان طریقت نام رکھیں اور اسے شریعت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جدا کریں علماء اس کے لئے ضرور سد راہ ہیں علماء کیا خود اللہ عزوجل نے اس راہ کو مسدود و مردود و ملعون و مطرود فرمایا اوپر گزرا کہ علمائے شریعت کی حاجت ہر مسلمان کو ہر آن ہے اور یہ طریقت میں قدم رکھنے والوں کو اور زیادہ ورنہ حدیث میں اسے چکی کھینچنے والا گدھا فرمایا۔ تو اگر علماء نے تمہیں گدھا بننے سے روکا کیا گناہ کیا۔ ص 531 تا 535

اعلیٰ حضرت کے نقل کردہ محدثین کے اقوال میں سے چند اقوال درج ذیل ہیں اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ: سعادت مند کیلئے حضور پر نور سید الاولیاء غوث العرفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک یہی ارشاد کافی ہے کہ اس میں سب کچھ جمع فرمادیا ہے۔ وللہ الحمد۔

قول ۲: حضور پر نور غوث الثقلین غیاث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب تو اپنے دل میں کسی کی دشمنی یا محبت پائے تو اس کے کاموں کو قرآن و حدیث پر پیش کر، اگر ان میں پسندیدہ ہوں تو اس سے محبت رکھ اور اگر ناپسند ہوں تو کراہت، تاکہ اپنی خواہش سے نہ کوئی دوست رکھے نہ دشمن، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: خواہش کی پیروی نہ کر کہ تجھے بہکا دیگی خدا کی راہ سے۔

الطبقات الکبریٰ للشعرانی ترجمہ ۲۴۸ سید عبدالقادر الجیلی مصطفیٰ البابی مصر ۱/ ۱۳۱

قول ۳: حضور پر نور غوث الاغواث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ولایت پر تو نبوت ہے اور نبوت پر تو الوہیت، اور ولی کی کرامت یہ ہے کہ اس کا فعل نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قول کے قانون پر ٹھیک اُترے۔

بجۃ الاسرار ذکر فصول من کلامہ مرصعا بشی الخ مصطفی البابی مصر ص ۳۹

فتاویٰ رضویہ جلد 21 ص 536

قول ۷: حضور پر نور سیدنا وارث المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غوث الاولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: فقہ حاصل کر اس کے بعد خلوت نشین ہو جو بغیر علم کے خدا کی عبادت کرے وہ جتنا سنوارے گا اس سے زیادہ بگاڑے گا، اپنے ساتھ شریعت الہیہ کی شمع لے لے۔ بجۃ الاسرار ذکر فصول من کلام مرصعا بشی الخ مصطفی البابی مصر ص ۵۳۔

قول ۸: حضرت سیدنا جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میرے پیر حضرت سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے دعا دی: اللہ تعالیٰ تمہیں حدیث داں کر کے صوفی بنائے اور حدیث داں ہونے سے پہلے تمہیں صوفی نہ کرے

احیاء العلوم کتاب العلم الباب الثانی مطبعة المشد الحسینی قاہرہ ۱/ ۲۲

قول ۹: امام حجت الاسلام محمد غزالی قدس سرہ العالی اس دعائے حضرت سیدی سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شرح فرماتے ہیں: حضرت سری سقطی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس طرف اشارہ فرمایا کہ جس نے پہلے حدیث و علم حاصل کر کے تصوف میں قدم رکھا وہ فلاح کو پہنچا، اور جس نے علم حاصل کرنے سے پہلے صوفی بننا چاہا اس نے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالا

احیاء العلوم کتاب العلم الباب الثانی مطبعة المشد الحسینی قاہرہ ۱/ ۲۲

قول ۱۰: حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی گئی کچھ لوگ زعم کرتے ہیں کہ: یعنی احکام شریعت تو صول کا وسیلہ تھے اور ہم واصل ہو گئے اب ہمیں شریعت کی کیا حاجت۔

فرمایا: سچ کہتے ہیں واصل ضرور ہوئے، کہاں تک جہنم تک چور اور زانی ایسے عقیدے والوں سے بہتر ہیں، میں اگر ہزار برس جیوں تو فرائض واجبات تو بڑی چیز ہیں جو نوافل و مستحبات مقرر کر لئے ہیں بے عذر شرعی ان میں سے کچھ کم نہ کروں۔

الیواقیت والجواہر المبحث السادس والعشرون مصطفی البابی مصر ۱/ ۱۵۱

قول ۱۱: حضرت سیدی ابوالقاسم قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے رسالہ مبارک میں حضرت سیدی ابوالقاسم جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل فرماتے ہیں: جس نے نہ قرآن یا دکیا

نہ حدیث لکھی یعنی جو علم شریعت سے آگاہ نہیں دربارہ طریقت اس کی اقتدا نہ کریں اسے اپنا پیر نہ بنائیں کہ ہمارا یہ علم طریقت بالکل کتاب و سنت کا پابند ہے۔ الرسالة القشیریۃ ذکر ابی القاسم الجنید بن محمد مصطفیٰ البابی مصر ص ۲۰

نیز فرمایا: خلق پر تمام اسے بند ہیں مگر وہ جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نشان قدم کی پیروی کرے۔

الرسالة القشیریۃ ذکر ابی القاسم الجنید بن محمد مصطفیٰ البابی مصر ص ۲۰

۱۔ خلاف پیمر کسے راہ گزید کہ ہر گز بمنزل نخواہد رسید

(جس نے پیغمبر کے خلاف راستہ اختیار کیا وہ ہر گز منزل مقصود پر نہ پہنچے گا)

قول ۱۲: حضرت سیدنا ابویزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمی بسطامی کے والد رحمہما اللہ تعالیٰ سے فرمایا: چلو اس شخص کو دیکھیں جس نے اپنے آپ کو بنام ولایت مشہور کیا ہے، وہ شخص مرجع ناس و مشہور بہ زہد تھا، جب وہاں تشریف لے گئے اتفاقاً اس نے قبلہ کی طرف تھوکا۔ حضرت ابویزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوراً واپس آئے اور اس سے سلام علیک نہ کی اور فرمایا: یہ شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آداب سے ایک ادب پر تو امین ہے نہیں جس چیز کا ادعا رکھتا ہے اس پر کیا امین ہوگا۔

الرسالة القشیریۃ ذکر ابو یزید البسطامی مصطفیٰ البابی مصر ص ۱۵

اور دوسری روایت میں ہے۔

فرمایا کہ یہ شخص شریعت کے ایک ادب پر تو امین ہے نہیں اسرار الہیہ پر کیونکر امین ہوگا۔ الرسالة القشیریۃ باب الولایۃ مصطفیٰ البابی مصر ص ۱۱

قول ۱۳: نیز حضرت بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: اگر تم کسی شخص کو دیکھو ایسی کرامت دیا گیا کہ ہوا پر چار زانو بیٹھ سکے تو اس سے فریب نہ کھانا جب تک یہ نہ دیکھو کہ فرض، واجب و مکروہ و حرام و محافظت حدود و آداب شریعت میں اس کا حال کیسا ہے۔

الرسالة القشیریۃ ذکر ابو یزید البسطامی مصطفیٰ البابی مصر ص ۱۵

قول ۱۴: حضرت ابو سعید خراز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ حضرت ذوالنون مصری سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اصحاب اور سید الطائفہ جنید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اقران سے ہیں فرماتے ہیں:

جو باطن کہ ظاہر اس کی مخالفت کرے وہ باطن نہیں باطل ہے۔

الرسالۃ القشیریۃ ذکر ابو سعید خراز مصطفیٰ البابی مصر ص ۲۴

علامہ عارف باللہ سیدی عبدالغنی نابلسی قدس سرہ القدسی اس قول مبارک کی شرح میں فرماتے ہیں: اس لئے کہ جب اس نے ظاہر کی مخالفت کی تو وہ شیطانی وسوسہ اور نفس کی بناوٹ ہے۔

الحدیقة الندیة الباب الاول الفصل الثانی مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ۱/ ۱۸۶

قول ۱۵: حضرت سیدنا حارث محاسبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اکابر ائمہ اولیاء معاصرین حضرت سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہیں فرماتے ہیں:

جو اپنے باطن کو مراقبہ اور اخلاص سے صحیح کر لے گا۔ لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ظاہر کو مجاہدہ و پیروی سنت سے آراستہ فرمادے۔

الرسالۃ القشیریۃ ذکر حارث محاسبی مصطفیٰ البابی مصر ص ۱۳

ظاہر ہے کہ انتقائے لازم کو انتقائے ملزوم لازم تو ثابت ہوا کہ جس کا ظاہر زیور شرع سے آراستہ نہیں وہ باطن میں بھی اللہ عزوجل کے ساتھ اخلاص نہیں رکھتا۔

قول ۱۶: حضرت سیدنا ابو عثمان حیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اجلہ اکابر اولیاء معاصرین حضرت سید الطائفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہیں وقت انتقال اپنے صاحبزادے ابو بکر رحمہ اللہ تعالیٰ سے فرمایا: اے میرے بیٹے! ظاہر میں سنت کا خلاف اس کی علامت ہے کہ باطن میں ریاکاری ہے۔

الرسالۃ القشیریۃ ذکر ابو عثمان سعید بن اسمعیل الحیری مصطفیٰ البابی مصر ص ۲۱

قول ۱۷: نیز حضرت سعید بن اسمعیل حیری ممدوح رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ زندگانی کا طریقہ یہ ہے کہ سنت کی پیروی کرے اور علم ظاہر کو لازم پکڑے۔

الرسالۃ القشیریۃ ذکر ابو عثمان سعید بن اسمعیل الحیری مصطفیٰ البابی مصر ص ۲۱

قول ۱۸: حضرت سید ابوالحسن احمد بن الحواری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کو حضرت سید الطائفہ ریحانۃ الشام یعنی ملک شام کا پھول کہتے تھے فرماتے ہیں:

جو کسی قسم کا کوئی عمل بے اتباع سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کرے وہ عمل باطل ہے۔

الرسالۃ القشیریۃ ذکر ابوالحسن احمد بن الحواری مصطفیٰ البابی مصر ص ۱۸

قول ۱۹: حضرت سیدی ابو حفص عمر حداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اکابر ائمہ عرفاء و معاصرین حضرت سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہیں فرماتے ہیں:

جو ہر وقت اپنے تمام کام احوال کو قرآن و حدیث کی میزان میں نہ تولے اور اپنے واردات قلب پر اعتماد کر لے اسے مردوں کے دفتر میں نہ گن۔

الرسالہ القشیریۃ ذکر ابو حفص عمر الحداد مصطفیٰ البابی مصر ص ۱۸

قول ۲۰: حضرت سیدنا ابوالحسین احمد نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ حضرت سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اصحاب اور حضرت سید الطائفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اقران سے ہیں فرماتے ہیں: تو جسے دیکھے کہ اللہ عزوجل کے ساتھ ایسے حال کا ادعا کرتا ہے جو اسے علم شریعت کی حد سے باہر کرے اس کے پاس نہ پھٹک۔ الرسالہ القشیریۃ ذکر ابوالحسین احمد نوری مصطفیٰ البابی مصر ص ۲۱

قول ۲۵: سیدنا ابوعلیٰ رود باری بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلفائے حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہیں حضرت عارف باللہ سیدنا استاذ ابوالقاسم قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مشائخ میں ان کے برابر علم طریقت کسی کو نہ تھا۔ آپ سے سوال ہوا کہ ایک شخص مزامیر سنتا ہے اور کہتا ہے یہ میرے لئے حلال ہے اس لئے کہ میں ایسے درجے تک پہنچ گیا ہوں کہ احوال کے اختلاف کا مجھ پر کچھ اثر نہیں ہوتا تو آپ نے فرمایا:

ہاں پہنچا تو ضرور ہے مگر جہنم تک، والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

الرسالۃ القشیریۃ ابوعلیٰ احمد بن محمد رود باری مصطفیٰ البابی مصر ص ۲۸

قول ۲۸: حضرت سیدی ابوالقاسم نصرآبادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت سیدنا ابو بکر شبلی و حضرت سیدنا ابوعلیٰ رود باری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اجلہ اصحاب سے ہیں فرماتے ہیں:

تصوف کی جڑ یہ ہے کہ کتاب و سنت کو لازم پکڑے رہے۔

الطبقات الکبریٰ للشعرانی ذکر ابی القاسم ابراہیم بن محمد النصرآبادی مصطفیٰ البابی مصر ۱/ ۱۲۳

قول ۲۹: حضرت سیدی جعفر بن محمد خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرید و خلیفہ حضرت سید الطائفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

میں کوئی چیز معرفت الہی و علم احکام الہی سے بہتر نہیں جانتا۔ اعمال بے علم کے پاک نہیں ہوتے، بے علم کے سب عمل برباد ہیں، علم ہی سے اللہ کی معرفت و معرفت اطاعت ہوئی، علم کو

وہ ہی ناپسند رکھے گا جو کم بخت ہو۔

الطبقات الکبریٰ للشعرانی ذکر سید جعفر بن محمد الخواص مصطفیٰ البابی مصر ۱/ ۱۸-۱۹
قول ۳۱: حضرت سیدنا شیخ الشیوخ شہاب الحق والدین سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سردار سلسلہ علیہ
سہروردیہ اپنی کتاب مستطاب میں فرماتے ہیں:

یعنی کچھ فتنہ کے مارے ہوؤں نے صوفیوں کا لباس پہن لیا ہے کہ صوفی کہلائیں حالانکہ ان کو
صوفیہ سے کچھ علاقہ نہیں بلکہ وہ ضرور غلط میں ہیں جکتے ہیں کہ ان کے دل خالص خدا کی طرف
ہو گئے اور یہی مراد کو پہنچ جانا ہے اور رسوم شریعت کی پابندی عوام کا مرتبہ ہے ان کا یہ خالص
الحاد و زندقہ اللہ کی بارگاہ سے دور کیا جانا ہے اس لئے کہ جس حقیقت کو شریعت رد فرمائے وہ
حقیقت نہیں بے دینی ہے۔ عوارف المعارف الباب التاسع فی ذکر من الصوفیۃ الخ مطبعة المشد
الحسینی قاہرہ ص ۷۱ و ۷۲

پھر جنید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد نقل فرمایا ہے کہ جو چوری اور زنا کرے وہ ان لوگوں سے
بہتر ہے۔ عوارف المعارف الباب التاسع فی ذکر من الصوفیۃ الخ مطبعة المشد الحسینی قاہرہ ص ۷۱ و
۷۲

قول ۳۵: نیز حضرت سید محی الدین ابن عربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتوحات میں فرماتے ہیں: یقین
جان کر میزان شرع جو اللہ عزوجل نے زمین میں مقرر فرمائی ہے وہ یہی ہے جو علماء شریعت کے
ہاتھ میں ہے تو جب کبھی کوئی ولی اس میزان شرع سے باہر نکلے اور اس کی عقل کہ مدار احکام
شرعیہ ہے باقی ہو تو اس پر انکار واجب ہے۔

الیواقیت والجواہر الفصل الرابع مصطفیٰ البابی مصر ۱/ ۲۶

قول ۳۶: نیز حضرت بحر الحقائق ممدوح رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

یقین جان کہ اولیاء مرشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی میزانیں کبھی شریعت سے خطا نہیں کرتیں وہ
مخالف شرع سے محفوظ ہیں۔

الیواقیت والجواہر الفصل الرابع مصطفیٰ البابی مصر ص ۲۶ و ۲۷

قول ۴۷: نیز ولی موصوف قدس سرہ فرماتے ہیں:

تصوف کیا ہے بس احکام شریعت پر بندہ کے عمل کا خلاصہ ہے۔

الطبقات الکبریٰ للشعرانی مقدمۃ الکتاب مصطفیٰ البابی مصر ۱/ ۴

قول ۴۸: پھر فرمایا: علم تصوف چشمہ شریعت سے نکلی ہوئی جھیل ہے۔

الطبقات الکبریٰ للشعرانی مقدمۃ الکتاب مصطفیٰ البابی مصر ۱/ ۴

قول ۵۱: نیز عارف معروف قدس سرہ فرماتے ہیں:

سچا کشف ہمیشہ شریعت کے مطابق ہی آتا ہے جیسا کہ اس فن کے علماء میں مقرر ہو چکا ہے۔

المیزان الکبریٰ فصل فان قال قائل ان احدا لا یحتاج الی ذوق مصطفیٰ البابی مصر ۱/ ۱۲

قول ۵۲: حضرت عارف باللہ سیدی عبدالغنی نابلسی قدس سرہ القدسی فرماتے ہیں:

وہ جو ہمارے زمانے کے بعض صوفی بننے والے ادعا کرتے ہیں کہ اے علم ظاہر والو! تم اپنے احکام کتاب و سنت سے لیتے ہو اور ہم خود صاحب قرآن سے لیتے ہیں یہ بالاجماع قطعاً بوجہ کثیرہ کفر ہے ازانجملہ یہ عقل و بلوغ شرائط تکلیف ہوتے ہوئے کہہ دیا کہ ہم زیر احکام شریعت نہیں۔ یہیں فرمایا: گر علم ظاہر چھوڑنے سے اس کا نہ سیکھنا اور اس کا اہتمام نہ کرنا مراد لے اس خیال سے کہ علم ظاہر کی طرف حاجت نہیں تو اس نے کلام الہی کو احمق بتایا اور انبیاء کو بیوقوف ٹھہرایا، رسولوں کے بھیجنے کتابوں کے اتارنے کو عبث و باطل کی طرف نسبت کیا تو کچھ شک نہیں کہ وہ کافر ہے اور اس کا کفر سب سے سخت تر کفر۔ الحدیقة الندیة شرح الطریقة المحمدیة الباب الاول الفصل الثانی مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ۱/ ۱۵۹

قول ۵۳: حضرت قطب ربانی محبوب یزدانی مخدوم اشرف جہانگیر چشتی سمنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سردار سلسلہ چشتیہ اشرفیہ فرماتے ہیں:

اگر اوصاف ولایت والے ولی سے خارق عادت ظاہر ہو تو وہ کرامت ہے اور اگر مخالف شریعت سے صادر ہو تو استدارج ہے۔

لطائف اشرفیہ لطیفہ پنجم مکتبہ سمنانی کراچی ۱/ ۱۲۶

قول ۵۵: ولی جب تک شریعت کو مکمل طور پر نہ اپنائے ولایت میں قدم نہیں رکھ سکتا بلکہ اگر اس کا انکار کرے تو کافر ہے۔ (ت)

نفحات الانس ذکر ابی المکارم رکن الدین احمد بن محمد از انتشارات کتابفروشی تہران ایران ص ۴۴۳

قول ۵۶: حضرت سیدی شیخ الاسلام احمد نامقی جامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیدی خواجہ مودود چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا:

پہلے عبادت کا مصلی طاق پر رکھ اور جا کر علم حاصل کر کیونکہ جاہل شیطان کا مسخرہ ہوتا ہے۔ (ت)۔

نفحات الانس ذکر خواجہ قطب الدین مودود چشتی انتشارات کتابفروشی تہران ایران ص ۳۲۹

قول ۵۷: حضرت مولانا نور الدین جامی قدس سرہ السامی فرماتے ہیں:

اگر لاکھ خارق عادات ظاہر ہوں جب تک ظاہر و باطن شریعت و آداب طریقت کے موافق نہ ہو تو وہ مکر اور استدراج ہوگا ولایت و کرامت کا مصداق نہ ہوگا۔ لطائف اشرفی لطیفہ پنجم مکتبہ سمناں

کراچی ۱۲۹/۱۰

فتاویٰ رضویہ جلد ۲۱ ص ۵۳۷ تا ۵۶۱

مفتی فیض احمد اویسی لکھتے ہیں کہ جو خلاف شرع کام کرے وہ پیر نہیں کاروباری ہے

بے عمل پیر و جاہل مرید ص ۲

حکایت حضرت بایزید قدس سرہ:

ایک شخص حضرت بایزید کی خدمت میں اس غرض سے آیا کہ وہ آپ کی کرامت ملاحظہ کرے اس نے سمجھا ہوا تھا کہ ولی وہ ہوتا ہے جس سے کرامت کا ظہور ہو حالانکہ یہ غلط ہے، ولی وہ ہوتا

ہے جو اتباع رسول کا سرچشمہ اور مظہر ہو خیر وہ اپنے زعم کے مطابق حضرت جنید کی کرامت دیکھنے کیلئے پورا ایک سال آپ کی خدمت میں رہا لیکن اس کو آپ کی کوئی کرامت نظر نہ آئی تو وہ

پراگندہ خاطر ہو کر جانے لگا، آپ نے بڑی محبت اور شفقت سے اس سے پوچھا کہ کیوں کیا بات ہے؟ کیوں جارہے ہو؟ ہم سے تمہارے حق میں کیا قصور سرزد ہوا؟ اس نے کہا قصور تو کوئی نہیں

ہوا مگر ایک سال میں مجھے آپ کی کوئی کرامت نظر نہیں آئی، آپ نے فرمایا کہ یہ بتائو کہ تم نے اس عرصے میں میرا کوئی کام خلاف سنت دیکھا ہے؟ اس نے برملا کہا ہر گز نہیں ہر گز نہیں! آپ

نے فرمایا کہ جائو جنید کی یہی کرامت ہے

بے عمل پیر و جاہل مرید ص ۳

اور اسی صفحہ پر مفتی صاحب فرماتے ہیں کہ

ہمارے معاشرے میں پیر اسے سمجھا جاتا ہے جو کرامات دکھائے حالانکہ پیری مریدی کیلئے کرامات

شرط نہیں شریعت کی پابندی شرط ہے۔

حکایت بایزید: حضرت بایزید بسطامی کا ایک مرید تھا جو اکثر آپ کی خدمت میں حاضر رہتا اسکی عادت

تھی کہ وہ تبرک کے طور پر آپ کا پس خوردہ کھانا اور جانتا کہ میری کشود کار اور نجات اسی میں ہے حضرت بایزید نے اسے فرمایا کہ اگر تو مجھ کو ذبح کر کے میرا گوشت اور ہڈیاں بھی کھاجائے تو تجھے اتباع رسول کے بغیر کچھ حاصل نہ ہوگا۔ صفحہ 3

مفتی صاحب فرماتے ہیں کہ جو داڑھی مونڈتا ہے، خشی داڑھی والا ہے نماز نہیں پڑھتا، حلال و حرام کا امتیاز نہیں رکھتا وغیرہ وغیرہ وہ شرعی روحانی اور حقیقی پیر و مرشد نہیں بلکہ رسمی کاروباری آدمی ہے جن کو ہم اللہ اولیاء کہتے ہیں قیامت میں یہ ان میں سے نہ ہوگا بلکہ یہ دوسری عوام میں ہوگا جن کو اپنی پڑی ہوگی جب یہ خود گم ہو قیامت میں مریدوں کے خاک کام آئے گا جو لوگ خلاف شرع پیروں کے مرید ہو رہے ہیں وہ خود سوچ لیں کہ۔

آنکہ خود گم است کرارہبری کند

ان خلاف شرع پیروں سے دنیوی کام تو لیتے رہو مثلاً تعویذات لینا دم درود کرانا دعائیں کرانا یہ ان کا آبائی پیشہ ہے یا وہ اگر سیاست میں حصہ لیتا ہے تو حکومتی امور کیلئے کام کرانا وغیرہ وغیرہ لیکن اولیاء اللہ نہیں بلکہ کاروباری لوگ ہیں جیسے تجارت پیشہ ہے کوئی پیشہ ہے یہ پیری مریدی پیشہ ور ہیں ایسے لوگوں سے اسلامی، روحانی، شرعی، حقیقی بیعت ناجائز ہے، ایسے پیروں سے رسم ادا کرنی ہے تو لوگ جانیں انکا کام جانے ورنہ تمام سلاسل طیبہ کے تمام اولیاء کرام و مشائخ عظام کا متفقہ فیصلہ ہے کہ خلاف شرع کام کرنے والا پیرو مرشد بننے کے لائق نہیں نہ اسکی بیعت جائز ہے نہ سلسلہ بیعت کا دعویٰ صحیح وہ سبزی فروشی کی طرح ایک دھندہ ہے بلکہ اس سے بدتر کہ سبزی فروشی اور دیگر پیشہ کا نام کسب حلال ہے اور خلاف شرع ہو کر رسول اللہ کا نائب بننا اور عوام کو دھوکا دینا ابلیسی شیوہ ہے۔ صفحہ 6

جس شخص کے اخلاق و اطوار، افعال و اقوال، سنت رسول خدا کے مطابق نہ ہوں، وہ کسی صورت میں بھی پیر بننے کے لائق نہیں۔ صفحہ 7

مولانا رومؒ ایسے ہی ڈاکو اور پیشہ ور پیروں کے متعلق لکھتے ہیں کہ۔

کار شیطان میکند نامش ولی

گرولی اس است لعنت برولی

کام شیطان کے کرتا ہے ولی کہلاتا ہے اگر ولی ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں تو ایسے ولی پر لعنت ہو۔

غرض یہ کہ پیر و مرشد کا منصب علماء کے

سوا کسی کو زیب نہیں دیتا لہذا جو عالم دین نہیں اسکی بیعت جائز نہیں بلکہ ہوتی ہی نہیں۔ صفحہ 7
یاد رکھیے پیر وہی ہے جو شریعت کا تابعدار ہو۔ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کبھی
بھی بیعت کے وقت کسی اجنبی عورت کا ہاتھ اپنے دستِ اقدس میں نہ لیا۔ اصلی اور نقلی

پیر ص 13 بحوالہ بخاری

آج کل پیروں کو دیکھیں، عورتوں کے ماتھوں کو، ہاتھوں کو چھوتے رہتے ہیں۔ ہاتھوں میں ایک
سے زائد انگوٹھیاں پہنتے ہیں اپنے بالوں کو شانوں سے بھی لمبا کرتے ہیں
نماز کی بالکل پرواہ نہیں کرتے۔

ایسے پیر ہر گز ہر گز قابل بیعت نہیں نہ ان کی ارادت جائز اور نہ ہی ان سے فیض کا حصول، جو
آیسوں کے پاس اپنی عورتوں کو بھیجے وہ حدیث کے مطابق دیوث یعنی
بے غیرت ہے۔

بد مذہب سید یا غیر سید کا شرعی حکم

: سید کا لغوی معنی ”سردار“ ہے مگر پاک و ہند میں اصطلاحاً وہ لوگ سید کہلاتے ہیں جو حَسَنین
کَرِیْمِیْن کی اولاد ہیں جبکہ عرب میں ہر معزز شخص کو ”سید“ اور امایین حَسَنین کَرِیْمِیْن کی اولاد کو
”شریف“ کہا جاتا ہے۔ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت فرماتے ہیں: ”سید“ سبطین کریمین یعنی امایین حَسَنین
کَرِیْمِیْن کی اولاد کو کہتے ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، ۱۳/۳۶۱)

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ: سادات کرام کی تعظیم فرض ہے اور انکی توہین حرام

فتاویٰ رضویہ جلد 22 ص 422

پھر مزید فرماتے ہیں کہ:

اگر کوئی بد مذہب سید ہونے کا دعویٰ کرے اور اُس کی بد مذہبی حدِ کفر تک پہنچ چکی ہو تو ہر گز اس
کی تعظیم نہ کی جائے گی۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں: سادات کرام کی تعظیم ہمیشہ کی جائے گی جب
تک ان کی بد مذہبی حدِ کفر کو نہ پہنچے کہ اس کے بعد وہ سید ہی نہیں، نسب مُنْقَطِع ہے۔ اللہ تعالیٰ
قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے: قَالَ يَبْذُوحُ إِنَّهُ لَا يَسْ مِنْ أَهْلِكَ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ۔ (پارہ نمبر

ترجمہ : فرمایا اے نوح (علیہ السلام) وہ (یعنی تیرا بیٹا کنعان) تیرے گھر والوں میں نہیں بے شک اس کے کام بڑے نالائق ہیں۔ بد مذہب جن کی بد مذہبی حد کفر کو پہنچ جائے اگرچہ سید مشہور ہوں نہ سید ہیں، نہ ان کی تعظیم حلال بلکہ توہین و تکفیر فرض۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۲/۴۲۱)

مفتی نعیم الدین مراد آبادی مذکورہ بالا آیت کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: اس سے ثابت ہوا کہ نسب قرابت سے دینی قرابت زیادہ قوی ہے۔ (تفسیر خزان العرفان، پ ۱۲، ہود، تحت الآیۃ: ۴۶)

جو واقع میں سید نہ ہو اور دیدہ و دانستہ جان بوجھ کر سپرد بننا ہو وہ ملعون (لعنت کیا گیا) ہے، نہ اس کا فرض قبول ہو نہ نفل۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: جو کوئی اپنے باپ کے سوا کسی دوسرے یا کسی غیر والی کی طرف منسوب ہونے کا دعویٰ کرے تو اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا نہ کوئی فرض قبول فرمائے گا اور نہ ہی کوئی نفل۔ (مسلم، الخ، حدیث: ۱۳۷۰)

مگر یہ اس کا معاملہ اللہ عزّ وجلّ کے یہاں ہے، ہم بلا دلیل تکذیب نہیں کر سکتے، اللہ ہمارے علم (میں) تحقیق طور پر معلوم ہے کہ یہ سید نہ تھا اور اب سید بن بیٹھا تو اُسے ہم بھی فاسق و مرتکب کبیرہ و مستحق لعنت جانیں گے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۳/۱۹۸)

سید کفریہ عقیدہ نہیں رکھ سکتا

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ: جو کافر ہو وہ قطعاً سید نہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

انہ لیس من اھلک انہ عمل غیر صالح

ترجمہ:- وہ تیرے گھر والوں میں نہیں بیشک اسکے کام بڑے نالائق ہیں۔

نہ اسے سید کہنا جائز۔

منافق کو سید نہ کہو

نبی علیہ السلام فرماتے ہیں منافق کو سید نہ کہو اگر وہ تمہارا سید ہو تو بیشک تم پر تمہارے رب کا غضب ہو۔

روایت حاکم کے لفظ یہ ہیں کہ: جو کسی منافق کو اے سید کہے اس نے اپنے رب کا غضب اپنے اوپر لیا۔

پھر یہی نہیں کہ یہاں صرف اطلاق لفظ سے ممانعت شرعی اور نسب سیادت کا انتقال حکمی ہو

حاشا بلکہ واقع میں کافر اس نسل طیب و طاہر سے تھا ہی نہیں اگرچہ سید بنتا اور لوگوں میں براہ غلط سید کہلاتا ہو ائمہ دین اولیاء کاملین علمائے عالمین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین تصریح فرماتے ہیں کہ سادات کرام بحمد اللہ تعالیٰ خباثت کفر سے محفوظ و مصون ہیں جو واقعی سید ہے اس سے کبھی کفر واقع نہ ہوگا

جیسا کہ قرآن پاک میں ہے:

اللہ یہی تو چاہتا ہے کہ تم سے نجاست دور رکھے اے نبی کے گھر والو! اور تمہیں خوب پاک کر دے ستھرا کر کے

علی حضرت رافضیوں کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ کفر سے بڑھ کر نفی سیادت پر اور کیا دلیل درکار،

آگے لکھتے ہیں کہ علمائے کرام تصریح فرما چکے کہ سید صحیح النسب سے کفر واقع نہ ہوگا۔ علی حضرت لکھتے ہیں کہ یہ امر تو آسان ہو گیا ہے کہ ہزاروں اپنی اغراض فاسدہ سے براہ دعویٰ سید بن بیٹھے ہیں

غلہ تا ارزاں شود امسال سیدی شوم

اس سال سید بنوں گا تاکہ خوراک میں آسانی ہو۔

کوئی عقیدہ کفریہ رکھنے والا رافضی وہابی متصوف نیچری ہر گز سید صحیح النسب نہیں۔

فتاویٰ رضویہ جلد 15 ص 731 تا 739

علی حضرت امام ابن حجر کے الفاظ نقل فرماتے ہیں کہ

بے شک میں اس بات پر جزم کرتا ہوں کہ صحیح النسب سید سے حقیقی کفر کا وقوع نہیں ہوتا۔
(الخ) (ت)

اور بالفرض نفی خلود بلکہ بفرض غلط نفی دخول ہی قطعی مان لی جائے تو کس کے لئے، ان کے لئے جو عند اللہ سادات کرام ہیں، نہ ہر اس شخص کے لئے جو سید کہلاتا ہو اگرچہ واقع میں نہ ہو

فتاویٰ رضویہ جلد 30 ص 77

مفتی خلیل احمد خان قادری مارہروی

ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں: کہ غیر سید اگر خود کو سید کہلاتا ہے تو وہ نبی کریم

صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی لعنت کا مستحق ہے اور اس پر جنت حرام ہے۔ فتاویٰ خلیلیہ جلد نمبر

2 صفحہ نمبر 137

اعلیٰ حضرت سے ایک تفصیلی سوال پوچھا گیا جس کا مختصر یہ ہے کہ تفصیلی شیعہ جو کہ سید ہو اسکے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

اعلیٰ حضرت نے محدثین کے اقوال سے افضلیت صدیق اکبر پر اجماع نقل کر کے تفصیلی شیعہ جو سید بھی ہو اسکے پیچھے نماز پڑھنے کو مکروہ تحریمی فرمایا ہے۔

چنانچہ اعلیٰ حضرت لکھتے ہیں:

(ان یعنی تفصیلی شیعہ کی اقتداء میں نماز

شدید مکروہ ہے۔ ت) تفصیلیوں کے پیچھے نماز سخت مکروہ یعنی مکروہ تحریمی ہے کہ پڑھنی گناہ اور

پھیرنی واجب۔ فتاویٰ رضویہ جلد 6 ص 622

متکلمین نے فرمایا اللہ کا ولی وہ ہے جس کا عقیدہ درست ہو، مبنی بر دلیل ہو:

وَيَكُونُ بِالْأَعْمَالِ الْمَصَالِحَةِ عَلَى وَفْقٍ مَا وَرَدَتْ بِهِ الشَّرِيعَةُ.

اور جس کے اعمال شریعت کے مطابق ہوں۔

(امام فخر الدین الرازی، التفسیر الکبیر، ج: 17، ص: 126)

پوری تحریر کا خلاصہ کلام یہ ہے کہ ہم ان اولیاء کرام کے ماننے والے ہیں جیسا اللہ و رسول

اور شریعت نے ہمیں بتایا ہے۔

اور ہم خود سب سے زیادہ لغویات و منکرات شرعیہ کا رد کرنے والے ہیں جیسا کہ تحقیق پیش

ہے ہم ایسے جعلی اور لٹیرے پیروں سے بیزار ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ علامہ فیض احمد

ایسی فرماتے ہیں کہ:

نقلی پیروں کے خلاف آواز بلند کرنا جہاد اکبر ہے۔ اصلی اور نقلی پیر میں فرق ص 21

× ختم شدہ × از قلم علی حیدر